وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ
الحمد للہ کہ درین ایام میمنت فرجام کتاب لاجواب موسوم بہ
گلدستۂ کرامات
در ذکر کرامات حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی
در مطبع احمدی دہلی طبع شد
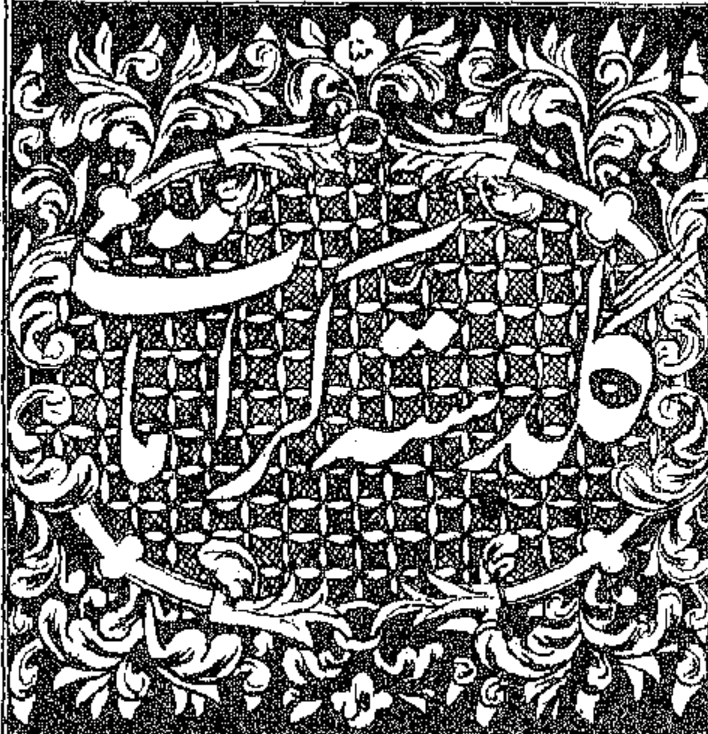
مرید خاص بنا کیا اور مریدی لا تخف اونکی حق مین ارشاد فرمایا من مولف افسر اہل صفا
حضرت غوث الثقلین + گشت محبوب خدا حضرت غوث الثقلین + جلوہ گر نور خش گشت
بعالم چون ماہ + ماہ رو ماہ لقا حضرت غوث الثقلین + مخزن لطف و کرم مطلع انوار قدم +
معدن جود و سخا حضرت غوث الثقلین + مرشد اہل صفا ہادی اقلیم ہدا + مظہر نور خدا حضرت
غوث الثقلین + گر تو خواہی کہ شوی اہل صفا ای سرور + پس بگو صبح و مسا حضرت غوث الثقلین +

عرض حال مولف من بعد یہہ خاکپای خدام جناب عبد القادر غلام سرور خلف مفتی
غلام محمد لاہوری غفر اللہ لہ ذنوبہ وستر عیوبہ فی الدنیا والآخرہ کہ ایک مرید با ارادت دربار
شاہنشاہ گیلانی ہی مدت سی اپنی دل نیاز منزل مین ارادہ مصمم و دلیل مستحکم رکھتا تہا کہ کتاب
مناقب آنحضرت معدن برکت بدست ارادت جمع کر کر مریدان با اعتقاد و خادمان حق کو دیکے
ایک گلدستہ عجیب تیار کری پس ہدنون مین کہ اس حقیر نے کتاب مناقب غوثیہ کہ بعبارت فارسی
من تالیف شیخ محمد صادق شہابانی ہی ایک محب باتوفیق سی پائی تو باوجود کم فرصتی و ملازمت
معاش ضروریکی کمر ہمت حسبت باندہ کر ترجمہ اوسکا بزبان اردو قریب الفہم خاص و عام کیا
کہ اوسکے مطالعہ سی عوام الناس محبت آساس ثواب عظیم و اجر جسیم حاصل کرین اور یہہ گنہ گار
نامہ سیاہ کی حق مین دعای مغفرت مانگین اور چونکہ اس کتاب کرامت مآب مین فقط ذکر کرامات
غوث الاعظم ہی لہذا گلدستہ کرامات موسوم ہوی اور ظاہر ہی کہ انسان ضعیف بنیان
سراسر مرکب خطا و نسیان ہی پس یہہ ہیچمدان سراپا نسیان ہی امیدوار احسان نظارگیان والاشان
ہی کہ اگر نظم و نثر اس کتاب مین سہو یا خطا جناب مولف ہی وقوع مین آئی ہوی تو بچشم عنایت
چشم پوشی کو کام فرماوین یا بجامہ عنایت شامہ وقلم اصلاح او سپر اصلاح فرماکر انگشت
نمائی سی ہاتھ اوٹھاوین کس مولف ہی گی سالہا یہہ طرفہ تالیف + اور اس خاک کی لب
اوٹھا ہی کی خاک + بدست عفو ڈہاکی عیب سہی + اگر باوی حفظ ای اہل ادراک اور واضح
رای مہر انجلای مریدان با ارادت ہو کہ اس کتاب گلدستہ کرامات مین کل اکیانوین مناقب
جناب فلک کاب محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ السامی کی درج ہین اور عمر شریف بہی آنحضرت
معدن برکت کے اکیانوین سال کی تہی اگرچہ کرامات و خوارق عادات آنجناب کرامت مآب

جب صفین قایم ہوئین تو روح پاک جناب غوثیہ صف دوم مین سی ہٹ کر بصف اول انبیاے
عظام قایم ہوی ملایکہ نے روح آنجناب کو صف اول سی نکالکر صف دوم مین کہڑا کر دیا مگر
آنحضرت پہر وہان سی ہٹ کر صف اول مین کہڑی ہوگئی جب اسی طرح تین دفعہ یہہ واقعہ
وقوع مین آیا تو چوتہی دفعہ کارپردازان الٰہی نی صورت حال بحضور جناب رسالتمآب عرض
کی آنحضرت متبسم ہوی اور بدست مبارک بازوی شریف آنجناب کا پکڑ کر انکو صف صدیقان و
محبوبان الٰہی مین قایم کیا اور فرمایا کہ اے نور العین آج بامر رب العالمین آپکا مکان عالیشان
یہی ہی جہان آپکو قایم کیا جاتا ہی مگر بشارت ہو آپکو کہ بروز قیامت آپ ہمراہ ہماری
بمقام ذوی الاحتشام مقام محمود ہونگی **فرد من مولف** واہ واہ بیٹی اور درجہ باپ کا +
باپ کی پیغمبری نور ولایت اپکا + **غزل من مولف** محی دین ہی پیشوا کل اہل اسلام کا
وہ مکرم مقتدا ہی کل ذوی الاکرام کا + کون ہمسر ہو بہلا اوس سرور کونین سی + کونسا
نامی ہی جو لایق ہی ایسی نام کا + بادہ عرفان سی تا لب وہ لبالب ہوگیا + فضلہ خور ہے
جو کہ اوسکے معرفت کے جام کا + چشمہ بہتین دو ایسی چشمہ حیوان سی ہو + ہی یہہ چشمہ
ایک جاری چشمہ خاص و عام کا + ہوگیا سرور جو خاک آستان محی دین + کام دل حاصل
ہوا اس سرور ناکام کا + **مناقب ششم** در بیان ظاہر ہونی کشتی مغرقہ
پیرزالہ بامداد غوث الاعظم رضی اللہ تعالے عنہ راویان صادق و مخبران
واثق سی روایت ہی کہ وہ دریتیم خزانہ رسالت اور گوہر دریای نبوت محبوب سبحانی
قدس اللہ سرہ السامی ایک روز شہر سی باہر تشریف لیگئے چنانچہ سیر کرتی ہوے
اور تماشای قدرت قادر حقیقی دیکہتی ہوی فایز لب دریا ہوی اور کنارہ دریای پر آپ
آپنی اجلاس فرماکر دریای عرفان الٰہی مین غوطہ زنی شروع کی ناگاہ چند عورت
نیکذات سکنای دیہہ سبوچہ ہای بسر اوٹہای ہوی واسطے لینے پانی کی دریا پر آئین
اور ہر ایک عورت دریای اپنی اپنی سبوچہ بہر کر روانہ خانہ ہوی سوای ایک عورت
پیرزالہ کے کہ اوسنے اپنا سبوچہ بہر کیا اور کنارہ پر رکہکر اور چادر منہہ پر کہینچ کر نالہ
جانکاہ شروع کیا چندان قلق اور اضطراب و زاری کی کہ زہرہ ماہیان اوسکے

نالہ وفغان سی پانی ہوگیا اور دل مرغان ابی اوسکے صدای دل سوز سی کباب ہوا اور
بزبان حال یہہ اشعار پڑہتی ہی غزل من مولف ہجر مین اپنی ہماری بی قراری دیکھیے
چشم پرنم کی ہماری اشکباری دیکھیی ✤ دن تو غم مین کٹ گیا پر اب اندہیری رات مین ✤ دیدۂ
بیدار کی اختر شماری دیکھیے ✤ فرقت و درد و الم غم حالت ابتر میری ✤ اشک آہ و اضطراب
گریہ زاری دیکھیے ✤ اب یہی آناہی اگر جانا تو آو وقت ہی ✤ اپنی بسمل کی جاری کی تیاری
دیکھیی ✤ سنگ غم چہاتی پہ رہتا ہی میری تیری بغیر ✤ آئی ہی اور یہہ مصیبت مجہہ پر ساری
دیکھیے ✤ ابر ہی برسی ہین گوہر دیدۂ پرآب سی ✤ چشمہ چشمون سی سیل اشک جاری دیکھیے
سرو بسمل کی حالت دیکھیی ست انداز ✤ خنجر ابرو کی اپنی ابداری دیکھیے ✤ جب اوس
پیرزالہ کہن سالہ کی بی قراری و آہ و زاری بدرجہ نہایت پہونچی تو صدای واویلا اوسکا
بگوش فریاد نیوش انحضرت کی پہونچا تو انجناب بملاحظہ حال پر ملال اوس دل کباب کی
حیرت مند ہوی کہ آیا کس ظالم اظلم فی اسیر ستم ظلم دراز کیا اور کس سنگدل سخت جگر نی
سنگ ستم اسکی سبوچہ دل پر مارا ہی کہ یہہ پیرزال این حال پامال رنج و ملال ہو رہی ہی
چنانچہ آپ نی ایک اصحاب کو برای دریافت حالت خراب اوسکی بہیجا جب وہ کس اوس بی کس
کی پاس گیا تو پیرزالہ سی حالت پرآفت اوسکی دریافت کی اور واپس حاضر ہوکر عرض کیے
کہ ای فریادرس مظلومان وہ ای پشت پناہ مغمومان اس پیرزال کی حال پر یہہ وبال آیا ہوا ہے
کہ اسکے گہر مین ایک ہی لڑکا تہا جوان کہ حسن و خوبی و صورت محبوبی رکہتا تہا ایک روز یہہ عجوزت
آنکہ وہ پیاسی اپنی فرزند دلبند کی شادی کرکر اپنی گہر کو آتی تہی جب بکنارۂ دریا پہونچی تو
سمہ دولہ اور دولہن اور براتیان کی باشان و شوکت و اسباب حشمت کشتی پر سوار ہوی
جب کشتی وہ دریای گذر کر قریب بکنارہ پہونچی تو ناگاہ ایک گرداب مین اگئی اور چکر کہا کر
تہ دریا مین بیٹہہ گئی ہرچند ناخدا نی کوشش کی مگر خدا کی تقدیر سی کچہہ پیش نچلی سوار اسکی
پیرزالہ بغم حوالہ کی دریای ناپیدا کنار اجل سی کوئی نہ بچا اوس وقت سی یہہ پیرزال بحال
ملال نابکار کو مین متصل کنارہ دریا کی رہتی ہی اور ہر روز یہان لبی پانی کی اس مقام پر
آکر اپنی جگر پارہ کا ماتم کرتی ہی غرض کہ عرصہ بارہ سال سی یہہ پیرزال ایسی ہی حال سے

زندگی بسر کرتی ہے مطلع فراق و درد و الم غم ستم ہو سپہر بلیج + پہر اوسکا جانا
ہو گیا تو ہلی ہی جی مین جانچ + جب محبوب سبحانی اضطراب و پریشانی پیرزال سی مطلع ہوئے
تو دریای رحمت جوش مین آیا اور فرمایا کہ اوسکو رونی سی منع کرد اور کہو کہ مطلب تیرا
حاصل ہوگا چنانچہ وہ شخص پیرزال کی پاس گیا اور زبانی آنحضرت کی پیام پہونچایا مگر
اوس عورت کی دل اشتیاق منزل کو کچہ تسلی نہوئی از دست پہلی سی زیادہ داد و فریاد شروع
کی اوس شخص نے پہر حاضر حضور ہو کر عرض کی کہ ای مرہم بخش زخم دل فگاران و ای بخش
جان دردمندان آتش فراق جو مجمر سینہ اس مہجور کی مشتعل ہی تسلے ہای زبانی سی فرو
نہین ہوتی جب تک کہ آب الطاف و مہربانی سوزش نہانی و شعلہ جانی اسکی کو سرد نکریگی
نوحہ جانکاہ اسکا موقوف نہین ہوگا باستماع این سخن آنجناب نہایت جوش مین آئی اور باواز
بلند فرمایا کہ اس عورت کو تسلی دو کہ اسی وقت لڑکا تیرا مع اپنی منکوحہ اور براتیان کی اوسی شان
و شوکت سی جیسی کہ غرق دریا ہوئی تہی نکلتا ہی منتظر عنایت بی غایت الہی ہو کر خاموش ہو
جب وہ پیغام زبانی آن قبلہ انام اوس نیک انجام کی پہونچا تو خاموش ہو کر منتظر ایفای وعدہ
ہوئی کہ کشتی مغروقہ اوس نامراد کی بساحل مراد پہونچتی ہے اور کب دیدہ بی نور اوسکے دیدار
نور العین سی منور ہوتی ہین ادہر آنجناب ولایت مآب نی دست دعا بجناب کبریا اوٹہا کر
عرض کی کہ کشتی ڈوبی ہوئی اس غریق دریای غم کی بجنسہ بساحل مراد پہونچی چنانچہ باوجود
عرصہ ایک ساعت کی اثر دعا کچہ ظہور مین نہ آیا اسی طرح جب مکرر سہ کرر نوبت بدعا و التجا
پہونچی تو محبوب سبحانی نی بجناب الہی ناز محبوبانہ شروع کیئے ارشاد ہوا کہ ای محبوب محبوب
اسقدر توقف استکام مین بسبب تغافل نہین بلکہ براہ حکمت ہی کہ کارہای جناب الہی سبب
بستہ ہوتی ہین نہ بہ تعجیل اگر ہم چاہتے تو زمین و آسمان مافیہا کو ایک طرفۃ العین مین مخلوق
کردیتی مگر یہ بہی براہ حکمت بعرصہ چہ یوم پیدا ہوئی تاکہ لوگ جانین کہ جناب الہی مین تعجیل
بکار نہین تہمیل مطلوب ہے اور عرصہ بارہ سال سی کہ یہ کشتی غرق تہی تو سب اہل کشتی
کی سب طعمہ ماہی و نہنگ ہو چکی تہی سو توجہ محبوب کی خاطر سی کل اجزا جزو کل اہل کشتی
کی جمع کئے گئے اور اجزا ہر ایک کی بارگ و پوست و استخوان و عضلات و اعضاد امعا

مرتب کر کر روح حیوانی اوس مین داخل کیا گیا اور اتنی عرصہ کی مردون کو اسقدر توقف مین
پھر کسو حیات پہنائی گئی اب قدرت معجزہ قادر حقیقی کی دیکھیے نمونہ آنجناب اسی کلام فیض التیام
مین مصروف تھی کہ یکایک پانی جوش مارا اور کشتی اوسی مقام سی کہ جہان غرق ہوئی تھی
اوسی شان اور شوکت سی نمایان ہوئی از مولف کشتی جو ہوئی غرق تھی سالم نکل آئی
ویسی ہی بحکم شہ عالم نکل آئی + پیرزال معاینہ اس حال کی ایسی ہوئی کہ قریب بفرط مسرت
شادی مرگ ہوجاتی اور شکل اپنی فرزند دلبند اور بہو کی دیکھ کر بیہوشانہ قدم مبارک
آنحضرت پر گر پڑی اور عرض کی از مولف خاک اس خاکی کی برکت سی تیری زر ہوگئے
قطرہ ناکارہ تھی مین لیک گہر ہوگئی + کہتی ہین کہ برکت اس کرامات عظیم غوث الاعظم
کی کئی ہزار کفار نابکار اوس روز روشن بانوار معرفت اسلام ہوئی شعر قادرا قدرت
تو داری ہرچہ خواہی آن کنی + مردہ را جانی بخشی زندہ را بی جان کنی + غزل از مولف
کتاب دل سی لب اپنی جو تیرا بن جای + خاک ہو وی تو کیمیا بن جای + صدق دل
سی جو پکڑی تیری قدم + ایک ہی دم مین اولیا بنجای + گر گدا ہو تو لی شہنشا ہے +
مور بی پر جو ہو ہما بنجای + نام لیوا ہو جو تیرا حضرت + مظہر نور کبریا بن جای + قطرہ
آدمی جو اس سمندر مین + در خوش رنگ بیبہا بن جای + ہو جو محتاج تاج لی آکر + ہو جو
مفلس تو وہ غنا بنجای + خادم آستان محی دین + ساری عالم کا پیشوا بن جای + پا
ہو کشتی مراد مین محی دین جسکا ناخدا بن جای + وہی سرور ہے سرور عالم + جو کہ اوس
شاہ کا گدا بنجای +

مناقب ہشتم دربیان مسلمان ہونے ایک طبیب یہودی بملاحظہ فاروقہ آنحضرت رضی اللہ عنہ

روایت ہی کہ جناب سلطان الاولیا مالک الاصفیا قرہ چشم مصطفے امین المعظم غوث الاعظم
ایک روز باقتضای عالم بشریت بعارضہ بدنی بیمار ہوئی تو مریدان با ارادت نی یہہ تجویز
کی کہ کسی معالج ظاہری کو آنحضرت کی علاج کی واسطی طلب کیا جاوی اور چند خادمان
عالیشان بمراد حصول اجازت طلب طبیب بخدمت باعظمت آنحضرت کے حاضر ہوئے
اور عرض کی کہ ای طبیب دردمندان محبت وای معالج کسلمندان عشق اگر ارشاد فیض بنیاد